مولانا عزیز زبیدی مدظلہ العالی
وار برٹن ۔ ضلع شیخوپورہ

قسط نمبر ۵

الهدية الثمينة للمرأة المسلمة

خاتونِ مسلم کے لیے قیمتی ہدیہ!

ح ۱۵:

لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ امْرَأَةً ۔ (بخاری) عن ابی بکرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ن)

عورت کی قیادت :

فرمایا، "وہ لوگ کبھی فلاح نہیں پائیں گے جو عورت کو اپنا حاکم اور لیڈر بنائیں گے"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین لڑائی ہوئی تھی۔ اس کا نام جنگِ جمل ہے۔ اس دوران کچھ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طرفدار ہو گئے تھے اور کچھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ——— حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بات نہ سنی ہوتی تو میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے طرفداروں میں ہو جاتا۔ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب یہ اطلاع ملی کہ اہلِ فارس نے کسریٰ کی لڑکی کو اپنا حکمران بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا "وہ لوگ کبھی فلاح نہیں پائیں گے جو عورت کو اپنا حاکم بنا لیں گے"

جمہور کا مذہب یہی ہے کہ عورت کو اپنا قائد اور حکمران بنانا شرعاً جائز نہیں ہے (فتح الباری) کیونکہ صنفی نزاکتیں اس کی متحمل نہیں ہو سکتیں، حکومت سے غرض، عوام کا تحفظ، امنِ عامہ اور ملک و ملت کی نگہداشت ہے یا فتنہ اور فساد کی سرکوبی۔ عورت بہ حیثیت عورت اپنی صنفی کمزوریوں کی وجہ سے خود کسی کی نگہداشت کی محتاج ہے، باقی رہی فتنہ و فساد کی سرکوبی کی بات، سو یہ اس کا کیا انسداد کرے گی؟ تھامنا اور تھام کر چلنا مردوں کی صفت بیان کی گئی ہے، عورت کی نہیں! کیونکہ گرانا تو اس کو آتا ہے، سنبھالنا نہیں ——— مگر اس کا کیا کیا جائے کہ جو حکمران اسلامی انقلاب کے داعی ہیں، وہ بھی صوبائی اور قومی اسمبلیوں

کیلئے عورتوں کیلئے کوٹہ مقرر کر رہے ہیں!

ح ۱۶ : "خِيَارُ نِسَآءِ اُمَّتِیْ اَحْسَنُهُنَّ وَجْهًا وَاَرْخَصُهُنَّ مَهْرًا" (دیلمی) وفی روایۃ : "خَيْرُ نِسَاءِ اُمَّتِیْ اَصْبَحُهُنَّ وَجْهًا وَاَقَلُّهُنَّ مَهْرًا" رواہ ابن عدی عن عائشۃ بسند ضعیف (ن)

بہتر عورت :

"میری امت کی بہتر عورتیں وہ ہیں جو صورت کی اچھی اور مہر کے لحاظ سے سب سے تھوڑی ہیں!"

ایک خاتون شکل وصورت کے لحاظ سے جب حسین ہوتی ہے اور اس کا مہر شرعی کم ہو تو عموماً گھر میں اس کا نزول رحمت بن جاتا ہے۔

اس کے یہ معنے نہیں کہ یہ صرف حسین عورت کی بات ہے۔ بلکہ مطلوب یہ ہے کہ حق مہر مناسب ہو، جو قابل برداشت ہو، اور اس کے یہ معنی نہ لئے جا سکیں کہ نکاح میں لانے سے زیادہ گویا اسے خرید اگیا ہے۔ سسرال ممنون تو ہوں، ممنون کرکے نہ لائے ہوں، یہ تعلق حسنِ معاملہ کا نشان تو ہو، سودا بازی کی یادگار نہ ہو!

رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازواج مطہراتؓ کیلئے جو حق مہر ادا کیا تھا، تقریباً سوا سو تولہ ہے:

"اثنتی عشرۃ اُوقیۃ" (مسلم عن عائشۃ)

اپنی صاحبزادیوں کیلئے بھی یہی مہر رکھا:

"ولا انکح شیئا من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشرۃ اوقیۃ" (احمد والترمذی والنسائی عن عمرؓ)

شاہ نجاشی نے حضرت ام حبیبہؓ کا حق مہر تقریباً ایک ہزار روپیہ ادا کیا تھا:

"وامھرھا عنہ اربعۃ آلاف درھم" (رواہ ابوداؤد)

یہ شاہی مہر تھا، ورنہ آپ کے اپنے تشخیص کردہ مہر کی کیفیت آپ پڑھ چکے ہیں۔

بنو فزارہ کی ایک خاتون نے صرف دو جوتے لے کر عقد کر لیا تھا:

"تزوجت علی نعلین" (ترمذی عن عامر)

ایک صحابیؓ نے ایک سورت کی تعلیم دینے کا عہد کرکے نکاح کیا تھا:

"فقد زوجتکھا تعلمھا من القرآن" (بخاری، مسلم عن سھل بن سعد)

دوسرے صحابی نے صرف کلمہ پڑھ کر مسلمان ہونے کو حق مہر تجویز کیا تھا:

"فکان صداق ما بینھما الاسلام" (النسائی عن انس)

حضور فرماتے ہیں کہ: ستو یا کھجوروں کی دو لپیں دے کر نکاح کر لیا ہے تو نکاح ہو گیا:

"من اعطی فی صداق امرأتہ ملأ کفیہ سویقا او تمرا فقد استحل" (ابوداؤد عن جابر)

گراں حق مہر اگر عند اللہ کوئی اعزاز ہوتا تو اس کے سب سے زیادہ سزاوار اللہ کے نبی ہوتے، حالانکہ انہوں نے اپنا اور اپنی صاحبزادیوں کا سوا سو روپیہ سے زیادہ حق مہر نہیں دیا تھا۔ (مشکوٰۃ)

گو شرعاً ممنوع نہیں ہے، جتنا کوئی چاہے دے سکتا ہے، بہرحال گراں حق مہر مسنون مہر نہیں ہے اور نتائج کے لحاظ سے دونوں کیلئے، کسی اچھے مستقبل کا ضامن بھی نہیں ہے۔ واللہ اعلم!

ح ۱۷:

"اَلْحَمَّامُ حَرَامٌ عَلٰی نِسَآءِ اُمَّتِیْ" (حاکم) عن عائشۃ بسند صحیح (ن)

عورتوں کیلئے حمام میں نہانا:

"میری امت کی عورتوں پر حمام میں نہانا حرام ہے"

حمام نہانے کے لئے مخصوص طرز کے ہوتے تھے، جن میں عریانی کا احساس بالائے طاق رکھ کر داخل ہونا ہوتا ہے۔ کہیں تو ان کی شکل یہ ہوتی ہے کہ کپڑے دالان میں اتار کر پھر ان میں داخل ہونا پڑتا تھا — ایک کمرے میں نہانے کا ایک خاص کورس مکمل کر کے پھر دوسرے غسلخانے میں جانا ہوتا تھا۔ کبھی تو اس میں نہلانے کے لئے ہمراہ خادم بھی ملتا اور کسی جگہ مل کر نہانا پڑتا۔ کبھی مخلوط اور کبھی تنہا۔ مگر بایں ہمہ پرہیز والی بات نہیں رہتی تھی۔

الغرض: گھر سے باہر جا کر نہانے کی یہ تحریک جب کسی خاتون میں کروٹ لینا شروع کرتی ہے تو پھر سمجھ لیجئے کہ اب خیر نہیں، یہ سا جھے کی ہنڈیا چورا ہے میں ہی چور ہو کر رہے گی ___ جو مستورات اپنے گھر کے علاوہ پبلک مقامات پر کپڑے اتار کر جھجک محسوس نہیں کریں گی، اسلام کی نگاہ میں ان کی شخصیت قابلِ اعتماد نہیں رہتی۔ لیکن آج کل بال کٹوانے اور دوسری آرائش گاہوں میں چہک مہک کر آنے جانے میں فخر محسوس کر رہی ہیں۔ اس سے اندازہ کر لیجئے کہ اب ہمارا رخ کدھر کو ہو چلا ہے۔ البتہ وہ خواتین اس سے مستثنیٰ ہیں جن کو طبی ضرورت کے لئے ایسی کوئی ضرورت پیش آجائے (ابوداؤد وغیرہ)

ح ۱۸:

"سُبْحَانَ مَنْ زَیَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰی وَالنِّسَآءَ بِالذَّوَائِبِ" (حاکم)

وفی روایۃ: ان للہ ملائکۃ تسبیحھم: سُبْحَانَ مَنْ زَیَّنَ الرِّجَالَ

بِاللُّحیٰ وَالنِّسَآءَ بِالقُرُوْنِ وَالذَّوَائِبِ" (رواہ البیہقی کذا فی تبیین الحقائق وحاشیہ ھدایۃ)

"(کچھ فرشتے ہیں جو یوں تسبیح پڑھتے ہیں) وہ ذات پاک ہے جس نے مردوں کو داڑھی اور عورتوں کو (گیسوؤں اور) زلفوں سے زینت بخشی"۔

گو اس قسم کی روایات ترغیب وتحریص کے لئے بیان کی جاتی ہیں تاہم اصل موضوع اور مضمون ثابت ہے۔ ڈاڑھی واقعۃً جواں مردی اور عظیم شخصیت کی دلیل ہے اور زلفیں عورتوں کے حسن ودلربائی کی نشانی، اب اگر ان بالوں پر برے دن آئے ہیں تو اس لئے نہیں کہ ڈاڑھی اور زلفوں میں فی الواقع کوئی ذاتی نقص محسوس ہوا ہے۔ مگر صرف اس لیے کہ ان کے دشمن احساس غلامانہ ذہنیت کے شکار ہو چکے ہیں۔ اور غلاموں کو اپنی کوئی چیز بھی بھلی نہیں لگتی۔ یہی وجہ ہے کہ ان غلاموں کے پاس لباس کی حد تک اپنی کوئی بھی چیز نہیں ہے۔ غور فرمائیے، آزاد، خوددار اور اپنے تئیں متمدن سمجھنے والی اقوام کی عورتوں نے اپنے سر کے بالوں کو تراشنا شروع کیا اور نوجوان مردوں نے سر پر بالوں کے گچھے اور چھپنے لٹکا لئے تو ان کی دیکھا دیکھی احساس کمتری میں مبتلا ہماری نوجوان لڑکیوں نے بھی بالوں کو تراشنا معراج حسن قرار دے ڈالا اور بے وزن نوجوان لڑکوں نے بھی انہی بالوں کو اپنے سروں پر سجا لیا ہے جن کو انکی اپنی قوم کی لڑکیوں نے تھوک دیا ہے۔ اس سے اتنا تو معلوم ہو گیا کہ اصل خرابی ڈاڑھی کے بالوں میں نہیں ہے۔ بلکہ یہ کوڑھ جو ان کو دکھائی دے رہا ہے وہ ان کا اپنا ذہنی کوڑھ ہے —— بہرحال ڈاڑھی تمام انبیاءؑ، صحابہؓ، صلحاءؒ اور باخدا لوگوں کا شعار اور سنت ہے جن کے دل میں ان کی قدر ومنزلت ہے، ان کیلئے اتنی ہی بات بس کرتی ہے کہ وہ خدا کے پیاروں کی شکل وصورت کا ایک نمونہ ہے۔ اور یہی بات مستورات کی ہے کہ اسلام نے بھی ان کے بالوں کا احترام کیا ہے۔ اور حج جیسے فریضہ میں بھی ان سے یہ فرمایا ہے کہ کسی جگہ تھوڑے سے بال کتر کر شہیدوں میں نام لکھا لیجئے۔ جس معاملہ میں خود خدا ان کے بالوں کی یوں شرم رکھتا ہے، ان کو چاہیئے کہ وہ خود بھی اس کی شرم رکھیں۔ ورنہ یہ بے شرمی آخر رنگ لائے گی۔

(جاری ہے)

خط وکتابت اور ترسیلِ زر کا نیا پتہ

معتصم ولا، ۲/۶، پاک بلاک، اقبال ٹاؤن لاہور —— قارئین سے درخواست ہے کہ ترجمان الحدیث کی آئندہ ڈاک اسی پتہ پر روانہ کی جائے۔ یہ صدر دفتر کا پتہ ہے۔ ذیلی دفتر ایبک روڈ بھی ہے۔

(منیجر)